110310 _ اگر بیوی خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو کیا جنت میں اس کا خاوند وہی ہوگا ؟!

سوال

اگر میں اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہوں اور صرف اللہ کے لیے اپنے بچوں کی خاطر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر کروں تو کیا وہ جنت میں بھی میرا خاوند ہوگا ؟

کیونکہ دنیا فانی اور تھوڑے سے ایام اور زائل ہونے والی ہے، چاہے اس میں جتنی بھی تبدیلی ہو جائے میں اسے جنت میں اپنا خاوند نہیں بنانا چاہتی، برائے مہربانی یہ مت کہیں کہ وہ شخص جنت بھی ضرور میرا خاوند بنےگا! برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

يسنديده جواب

الحمد للم.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو خاوند کی جانب سے اذیت و تکلیف پر صبر کرنے کا اجروثواب عطا فرمائے، اور یہ صبر و تحمل اخلاق عالیہ اور اچھی اصل کی دلیل ہے۔

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کے خاوند کو ہدایت دے اور اس کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك میں ممد و معاون ہو، اور اسے حسن سلوك کی جانب چلائے۔

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جن لوگوں نے اللہ تعالی کا چہرہ طلب کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہم نے جو رزق انہیں عطا کیا ہے اس میں سے انہوں نے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کیا، اور برائی کو اچھائی سے دور کرتے ہیں، انہیں لوگوں کے لیے بہتر انجام ہے، ہمیشہ کی جنتوں میں داخل ہونگے، اور ان کے آباء اور بیویوں اور اولاد میں سے جن کے اعمال صالحہ ہوئے وہ بھی داخل ہونگے، اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہونگے، تم پر سلام ہو اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا سو اچھا ہے اس گھر کا انجام الرعد (22 ۔ 24).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قولم تعالى:

اور جو ان کے آباؤ و اجداد اور بیویوں اور اولاد میں سے صالح ہو .

یعنی اللہ تعالی انہیں اور ان کیے آباء و اجداد اور اہل و عیال اور اولاد میں سیے جو بھی نیك و صالح ہونگیے اورمومنین میں سیے جنت میں داخل ہونیے کیے قابل ہونگیے انہیں آپس میں جمع کریگا؛ تا کہ انہیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، حتی کہ ادنی درجہ کو اعلی درجہ میں پہنچایا جائیگا، اور اعلی درجہ والے کو اس کے درجہ سے کم نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے بطور نعمت و احسان ہو گا.

ديكهيں: تفسير ابن كثير (4 / 451).

مزید آپ سوال نمبر (5981) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم:

ہماری عزیز بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ جنت میں جب کوئی داخل ہوگا تو وہ اسی دنیا والی حالت میں ہی داخل نہیں ہوگا، واضح اور بین نصوص سے ثابت ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا برابر بھی کھوٹ ہوگی، جنت میں داخل ہونے والے ہر شخص کو ہر برائی اور شر سے پاك كر دیا جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر تختوں میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے الحجر (47).

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جن کی صفات بیان ہوئی ہیں ہم ان کیے سینوں سیے کینہ و حسد نکال دیں گیے، اور اللہ نیے بتایا ہیے کہ وہ جنتی ہیں، دنیا میں انکی جو آپس میں دشمنی و عداوت تھی اسیے ختم کر دیا جائیگا تو جب وہ جنت میں داخل ہونگیے تو ایك دوسرے کیے سامنے تختوں پر بیٹھیں گیے، ان میں سیے کوئی بھی کسی چیز میں کسی سیے حسد نہیں کریگا، اللہ تعالی نے کسی ایك کو جو خاص نعمت اور کرامت سے نوازا ہے اس میں حسد نہیں ہوگا، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی.

ديكهيں: تفسير طبرى (12 / 437 ـ 438).

×

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مومن آگ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے ت وانہیں جنت اور جہنم کے مابین قنطرہ پر روك لیا جائیگا، اور دنیا میں ان کے آپس میں جو ظلم ہونگے ان کا ایك دوسرے سے بدلہ لیا جائیگا، جب وہ صاف شفاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملےگی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے

صحیح بخاری حدیث نمبر (2308).

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" بقنطرة "

ظاہر یہی ہوتا ہیے کہ یہ پل صراط پر جنت والی سائڈ ہیے، اور یہ بھی احتمال ہیے کہ پل صرات اور جنت کیے مابین کوئی اور جگہ ہو.

قولہ: " قیتقاصون " صاد پر شد ہے جو یفاعلون کے وزن پر قصاص سے ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ ایك دوسرے پر جو ظلم کیا تھا اسے تلاش کر کے ایك دوسرے کو معاف کر دیں گے۔

قولہ: حتی اذا نقوا " نون پر پیش ہے، اور اس کے بعد قاف ہے اور یہ تنقیۃ سے مشتق ہے، اور مستملی میں یہاں " تقصوا " یعنی تا پر زبر کے ساتھ ، اور قاف مشددہ ہے، یعنی ایك دوسرے سے قصاص مكمل كرليں گے۔

قولہ: هذبوا " یعنی جب ایك دوسرے سے قصاص لے كر گناہوں سے چھٹكارا حاصل كر لیں گے۔

ديكهيں: فتح البارى (5 / 96).

اس لیے عزیز بہن آپ مطمئن رہیں، آپ کے خاوند کا وہ اخلاق نہیں رہےگا جو دنیا میں تھا، اور نہ ہی تمہاری وہ حالت ہو گی جو آج آپ کی ہے، جس طرح آپ کا خاوند پاك صاف ہو كر مہذب بن جائيگا، اسی طرح آپ كے ساتھ بھی وہی كچھ ہو گا جب اللہ كا فیصلہ ہوا اور تم دونوں جنت میں اكٹھے ہو گئے تو جنت میں آپ لوگوں كا جمع ہونا دنیا میں جمع ہونے جیسا نہیں ہوگا، بلكہ آپ ایسے اكٹھے ہونگے جس طرح آپ كا دل چاہےگا، اور آپ كو راحت حاصل ہوگی، اور جس سے آپ كی آنكھیں ٹھنڈی ہونگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان سے:

×

ان پر سونے کی پلیٹیں اور گلاس گھمائے جائیں گے، اور اس جنت میں ان کے لیے وہ کچھ ہوگا جو نفس چاہےگا، اور آنکھوں کی لذت ہوگی، اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے الزخرف (71).اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے ولی ہیں اور آخرت میں بھی، اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہیں گے، اور تمہارے لیے اس میں وہ ہوگا جو مانگو گے فصلت (31).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی سے:

چنانچہ کوئی بھی نفس نہیں جانتا کہ اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈك میں سے کیا چھپایا گیا ہے، جو وہ عمل کرتے رہیں ہیں اس کا بدلہ السجدہ (17).

اس لیے اللہ کی بندی آپ ایسے اور اعمال کریں جو آپ کو جنت تك پہنچائیں اور جن اعمال سے جنت میں آپ کے درجات بلند ہوں، اور یہ یقین کر لیں کہ جنت میں نہ تو کوئی تکلیف ہو گی اور نہ ہی کوئی تھکاوٹ، اور نہ ہی اس میں غم و پریشانی ہو گی.

والله اعلم.